اُن کے فرائض اور نوآبادیات کا ذکر ہے۔ زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ معلوماتِ عامہ کے سلسلہ میں اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

رگبی کی زندگی شائع کردہ مکتبۂ جامعہ دہلی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۳۹ صفحات طباعت وکتابت اور کاغذ بہتر قیمت ۸؍ عہ

مکتبۂ جامعہ نے "یادِ ایام مدرسہ" کا ایک مفید سلسلہ جاری کیا ہے۔ جس کا مقصد ایسی کتابوں کا شائع کرنا ہے جن میں یورپ اور خصوصاً انگلستان وجرمنی کی مشہور تعلیمی درسگاہوں کے عام تعلیمی حالات اور اُن سے متعلق دوسری چیزیں افسانہ اور ناول کے پیرایہ میں بیان کی گئی ہوں۔ انگریزی اور جرمنی زبان میں ایسی کتابوں کی کمی نہیں ہے۔ ان کتابوں کا فائدہ یہ ہے کہ ان کی اشاعت سے پبلک میں تعلیم کا مذاق عام پیدا ہوتا ہے، اور انہیں درسگاہوں سے دلچسپی ہوجاتی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ رگبی کے پبلک اسکول کے ہیڈ ماسٹر آرنلڈ کے شاگرد رشید ٹامس ہیوز نے "Tow Browis School days" کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اُنہوں نے مدرسہ کے اصلی واقعات کو ایک افسانہ کی شکل میں بیان کیا تھا۔ انگریزی داں طبقہ میں اس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اب مکتبۂ جامعہ نے اس کتاب کو حیدرآباد کے متعدد اصحابِ علم سے اُردو میں ترجمہ کراکر شائع کیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں اس کتاب کا مقصد نیک ہے، اور اُس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اس سلسلہ میں دو باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اول یہ کہ ترجمہ عام فہم سلیس اور ایک حد تک آزاد ہو۔ اور دوسرے یہ کہ ترجمہ کے لیے ایسی کتابوں کا انتخاب کیا جائے جو اُردو داں پبلک کے مذاق کے مطابق ہوں اور جن کے پڑھنے میں اُنہیں کسی قسم کی کوئی الجھن پیش نہ آئے مجموعی حیثیت سے کتاب لائق مطالعہ ہے۔

الہامات شاد از مولانا عبدالمالک صاحب آروی تقطیع خورد ضخامت ۴۸ صفحات کتابت وطباعت

ا صفحات۔ قیمت غیر مجلد ۸؍ مجلد عہ، پتہ :- طاق بستان آرہ (بہار)

جناب شاؔد عظیم آبادی مرحوم اُردو کے مشہور و معروف صاحبِ طرز شاعر تھے۔ اُن کی متعدد تصنیفات نثر و نظم شائع ہو کر ارباب ذوق سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولانا عبدالمالک صاحب نے آپ کے ہی حالات و سوانح زندگی اور کمالات شعری و ادبی پر فاضلانہ تبصرہ کیا ہے۔ یا زیادہ صحیح لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاؔد کی بارگاہِ کمال میں عقیدت و ارادت کا ایک گلدستۂ نکہت زا پیش کیا ہے۔ موصوف نے جو کچھ لکھا ہے سوچ سمجھ کر اور دلائل و شواہد کی روشنی میں لکھا ہے۔ شروع میں بہار اسکول کی نسبت جو کچھ تحریر کیا ہے وہ مختصر ہے، اور اُس میں اضافہ و ترمیم کی گنجائش پائی جاتی ہے۔ آخر میں شاؔد مرحوم کے چیدہ چیدہ اشعار ہیں جن میں سے ہر شعر حُسنِ قبول و بقائے جاوید کی میزان میں تلنے کے قابل ہے۔ اہلِ ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔